مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمر کی طبیعت اچھی ہے ایک ساتھ مردوں کو ایک ان عورتوں کو درس دیتے ہیں آپ کا درس الفضل کے ساتھ ہر دوسرا اخبار ہیں) **دو ورق** بھیجا جاتا ہے کیونکہ ایک ورق ہر اخبار کے ساتھ بھیجنے کے بارے میں بعض احباب نے شکایت کی تھی کہ جلد نہیں بندھ سکتی ÷ ڈیڑھ سو کے قریب نو مبائعین کی فہرست دفتر میں آچکی ہے جلد شائع ہوگی تبلیغی کام نہایت نتیجہ خیز ثابت ہو رہا ہے ÷

۲- مہمان بھی آجکل بہت ہیں پرائمری مدارس میں فصلی تعطیلیں ہیں اس لئے مدرسوں کو حضوری کا موقعہ ملا ہے فہرست شائع ہوگی فی الحال برادر محمد عثمان صاحب لکھنوی اور ملک مولا بخش صاحب گوراں والی جو دس روز میں دوسری بار آئے ہیں یہ دو نام لکھے جاتے ہیں ÷

۳- برادر احمد الدین صاحب درزی کی بیوی فوت ہوئی جناب جنازہ غائب پڑھ دیں۔ مرحومہ نے ننھے ننھے بچے چھوڑے حضور خلیفۃ وقت نے پسند نہیں فرمایا کہ وہ غیر احمدی رشتہ دار کی نگرانی میں بھی رہیں ÷

۴- آج ایک صاحب معمر سعد الدین نام ملازم یکے از دفاتر لاہور نے بیعت کی جو ۱۸۸۶ء سے حضرت مسیح موعود کے ساتھ حسن عقیدت رکھتے تھے انھوں نے حضرت فضل عمر کے حضور عرض کیا کہ میں نے یکطرف ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے مجھے سلسلہ احمدیہ میں داخل فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے ÷

اخبار احمدیہ

گوجرانوالہ میں مسیحیت و اسلام کا مقابلہ

(ہمارے خاص رپورٹر کی قلم سے)

گوجرانوالہ میں مسیحی لوگوں کی طرف سے مذہبی گفتگو کا سلسلہ ۱۹- اپریل سے جاری تھا۔ مگر ۲۳- اپریل سے اسمیں ایک خاص جان آگئی ہے کیونکہ مسیحی سرگرمی کا علم ہونے پر حضرت محمود قادیانی خلیفہ ثانی کے سپاہی بھی پہنچ گئے۔ انکی آمد کی خبر بجلی کیطرح شہر میں پھیل گئی اور مسیحی جلسہ کو خاص رونق نصیب ہوئی۔ بحث و مباحثہ کا وقت ½ ۸ بجے صبح ہوتا ہے ÷

۲۲- تاریخ کی شام کو 'بائیبل' پر انگریزی لیکچر ہو چکا تھا جس کا خلاصہ ۲۳- اپریل کو وقت مقررہ پر پادری برکت مسیح صاحب نے سنایا۔ اسپر میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل نے عالمانہ تنقید کی اور حاضرین پر اثر ہوا جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے سب خاموش اور متاثر تھے پادری برکت مسیح صاحب کی بے بسی دیکھ کر پادری جوالا سنگھ صاحب نے اپنی منطقی اصطلاحات سے رعب جمانا چاہا۔ مگر ابھی وہ بمشکل اپنی تقریر ختم کر چکے تھے کہ مولوی سید سرور شاہ صاحب سٹیج پر جا موجود ہوئے اور لوہے سے لوہے کو اس صفائی سے کاٹ کر رکھ دیا کہ فتح و نصرت حسب معمول

نوٹ: بشرط ضرورت مفصل تقاریر و رپورٹ بعد میں ہدیہ ناظرین ہوگی۔ انشاء اللہ ÷

اسلامیت سے بغلگیر ہونے کے لئے لمبے لمبے قدم بڑھا کر آ پہنچی۔ الحمد للہ +

۲۳- اپریل کی شام کو پادری جوالا سنگھ صاحب کا لیکچر تو تثلیث پر تھا۔ مگر انھوں نے توحید اسلام اور آریہ عقائد پر چند ایسے منطقی اشکال پیش کر کے وقت ختم کر دیا۔ جسے مولوی سید سرور شاہ صاحب کے سوا شاید جملہ حاضرین میں سے ہندو و مسلمان میں سے کوئی بھی نہ سمجھ سکا +

۲۴- اپریل کی صبح کو مولانا نے دو دفعہ اُٹھ کر پندرہ پندرہ منٹ تقریر کی۔ سامعین پر خوب اثر ہوا۔ پادری صاحب کا جواب جواب الجواب پھیکا و بے اثر ثابت ہوا۔ آخر میں میر محمد اسحٰق صاحب نے ۹ منٹ تک تقریر کی۔ اور ابطال تثلیث و تردید پادری جوالا سنگھ صاحب کے علاوہ آپنے خدا کے پیارے مسیح کو "ہمارا خداوند مسیح حضرت مرزا غلام احمد" کہہ کر پیش کر دیا۔ اور خداوند یعنی آقا کی بھی تشریح ساتھ ہی کر دی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسیحی جلسہ ابھی ہو رہا ہے۔ آج انجمن احمدیہ گوجرانوالہ نے بھی اپنے علیحدہ جلسہ کا انتظام کیا ہے جو ہفتہ۔ اتوار دو دن ہوگا +

۲- عبداللہ خان تلہ صوبا سنگھ سے اپنی ہمشیرہ کے جنازہ غائب کے لئے لکھتے ہیں +

۳- مستری محمد الدین لکھتے ہیں کہ میرا لڑکا ۱۷ سالہ اور اسکی والدہ بعد اچھی طرح سمجھنے دعویٰ مسیح موعود اور مسئلہ کفر و اسلام اور مسئلہ خلافت حضور کی بیعت میں داخل ہوتے ہیں +

۴- شیخ فقیر محمد معرفت پوسٹماسٹر خانیوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں حضرت مرزا صاحب کو نبی آخر الزمان مان کر ایمان لاتے ہیں +

۵- محمد حسین صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ لکھتے ہیں میری بیوی غیر احمدی تھی تبلیغ کی۔ اب وہ بیعت کی درخواست کرتی ہے۔ جب سے اخبار الفضل میں یہ فتویٰ چھپا ہے کہ غیر احمدی والدہ یا بیوی کا جنازہ بھی نہ پڑھا جاوے ہمارے کئی احباب نے تبلیغ کیطرف توجہ کی ہے اور ہر روز دو تین اس قسم کی بیعتوں کی درخواستیں بھی آجاتی ہیں اگر ہمارے احباب اپنے اہل و عیال کی طرف توجہ کریں تو بہت کامیابی ہو سکتی ہے قوا انفسکم و اھلیکم نارا کے ارشاد الٰہی پر عمل ہونا چاہیئے +

تازہ خبریں

خلیج فارس کی مہم

لنڈن ۲۰- اپریل۔ شیبہ میں کمانڈر اپنے ذاتی مشاہدہ سے اندازہ لگاتا ہے کہ ۱۴- اپریل کا نقصان ڈھائی ہزار سے کم نہیں ہوا +

ترک اسیران جنگ

لنڈن ۲۱- اپریل۔ شیبہ میں جو ۱۵ قیدی گرفتار ہوئے تھے ہفتہ کے روز بصرے میں لائے گئے۔ ترک سڑک پر اور بذریعہ دریا عربی کشتیوں پر سوار ہو کر جا رہے تھے جو ۳۰-۴۰ ٹن وزنی ہیں۔ اس قسم کی ۱۲ کشتیاں پکڑ کر غرق کر دی گئیں اب رطانی کے اس طرف کوئی غنیم نہیں +

روسی تارپیڈو کشتیوں کی سرگرمی

لنڈن ۲۱- اپریل۔ پیٹروگراڈ۔ روسی تارپیڈو کشتیوں نے پیر کے روز ساحل اناطولیہ کا چکر لگاتے ہوئے ۱۰ ترکی جہاز غرق کر دیئے جن میں سامان حرب بار تھا +

پھانسی کا حکم

لنڈن ۲۱- اپریل۔ قاہرہ۔ خلیل کے بارے جس نے سلطان مصر پر قاتلانہ حملہ کیا تھا پھانسی کا حکم دے دیا گیا ہے +

شیبہ کی مزید خبریں

شملہ ۲۲- اپریل۔ ترکوں کے نقصانات ۱۲- اپریل سے لیکر ۱۴ تک ۶ ہزار کے قریب ہوئے ہیں +

۱۷- افسر مقتول اور ۳۷ مجروح

لنڈن ۲۲- اپریل۔ گزشتہ دو دنوں میں خلیج فارس کی مہم کے افسروں کی جو فہرست نقصان شائع ہوئی ہے۔ اس میں کل ۱۷ افسر مقتول اور ۳۷ مجروح ہیں +

سرحد بلجیم کو عبور کرنے کی ممانعت لنڈن ۲۰- اپریل بلجیم میں تمام ذرائع آمد و رفت محدود ہو گئے ہیں +

جرمنوں نے ۱۰۰ سے زائد بم گرائے۔ لنڈن ۲۱ اپریل۔ پیٹروگراڈ۔ دس جرمن ہوائی جہازوں نے بیل سٹاک میں ۱۰۰ سے زائد بم گرائے +

کارپیتھین میں غنیم کی شدید مقاومت۔ لنڈن ۲۱- اپریل۔ غنیم کارپیتھین میں بے سود حملے کر رہے ہیں پولن ہل کے محاذ پر انکی جارحانہ کارروائی خاص طور پر سخت ہے غنیم کے نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ اسیران جنگ کی پہلی جماعت جو وہاں قید کیگئی ہے تعداد میں ۵۰۰ ہے +

آسٹریوں کے شبخون پیٹروگراڈ ۲۲- اپریل۔ آسٹریوں نے رومانیا کے محاذ پر شبخون مارے جو پسپا کر دیئے گئے +

لنڈن ۲۱- اپریل۔ بیتھانی سیہیم اور کپتان شوپ پر قبضہ کر لینے سے نہایت جنوبی صوبہ ومارالینڈ دریائے اورنج سے جنوب کو۔ لیڈرز تحت مغرب کو اور مشرق کو ہمارے زیر تصرف آ گئے ہیں۔ اس لئے وسطی مشرقی اور جنوبی افواج جو تا حال جداگانہ کارروائی کرتی رہی ہیں۔ اب باہم ملکر کارروائی کرینگی۔ اور انھیں جنرل بوتھا کی شمالی مہم سے متمیز کرنے کے لئے جنوبی مہم کے نام سے موسوم کیا جائے گا +

لنڈن ۲۲- اپریل۔ ۸۰۰۰۰ ٹن سفید گندم کا ذخیرہ جو کراچی سے لایا گیا تھا۔ آج گورنمنٹ کی تجویز کے مطابق ۶۷ شلنگ فی کوارٹر کے حساب سے فروخت کیا گیا (کوارٹر = ۴۸۰ پونڈ)

دربار مظفر گڑھ۔ مظفر گڑھ میں دربار منعقد کر کے مسٹر سپیلنکس کمشنر نے ذیلداروں، نمبرداروں اور دیگر اشخاص کو کہا کہ آئندہ اگر انکے دیہات میں کوئی ہنگامہ یا فساد برپا ہوا تو وہ اس کے جوابدہ ہونگے۔ مظفر گڑھ میں ۱۰۰۰ ضلع جھنگ میں ۴۰ اور ضلع ملتان میں ۲۰۰ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳۰ کے اختیارات رکھنے والے مجسٹریٹوں کی تعداد بڑھا دی جائے گی +

میکاڈوے جاپان کی تاجپوشی ہز مجسٹی میکاڈوے جاپان کی رسم تاجپوشی ۱۰ نومبر کو عمل میں آئے گی۔ اور ڈیموسائی کی رسم اسی مہینے کی تاریخ کو ادا کی جائے گی +

قندھار میں قتل قبیلہ نورگائی کا با رسوخ سردار بابل خان کسی خانگی فساد کے باعث قندھار میں قتل کر دیا گیا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۷ - اپریل ۱۹۱۵ء

کیا مسیح موعود کا ذکر شرک ہے؟

تمام مسلمانان عالم اس عقیدہ پر قائم تھے - کہ توحید کا علم بغیر رسالت کے نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا نمائی کا آئینہ انبیاء علیہم السلام کا وجود ہوتا ہے بدقسمتی سے چکڑالویوں کا ایک فرقہ نکل آیا - وہ رسول کا ذکر اور اسکی اطاعت شرک قرار دینے لگے اور ان الحکم الا للہ کے معنوں میں خوارج کو تو خلافت کے بارے میں ٹھوکر لگی تھی ان کو رسالت کے بارے میں یہی ٹھوکر لگی - تعجب ہے کہ احمدی کہلانیوالوں میں بھی کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے جو اب مسیح موعود کے ذکر کو شرک قرار دیتے ہیں - اسکے ثبوت کے لئے عبدالحکیم خان کی گذشتہ مثال یاد دلانے کی ضرورت نہیں جس نے صرف اس بات پر چڑ کر کہ اسے کہا گیا تھا اپنے وعظوں میں مسیح موعود کا ذکر کیوں نہیں کرتا (جو اس زمانہ میں خدا کا چہرہ مخلوقات الٰہی کو دکھانیوالا ہے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک گستاخانہ خط لکھا تھا اور آیت اذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یؤمنون سے بڑی بیہودگی کے ساتھ استدلال کیا تھا - بلکہ تازہ پیغامی فتنہ کے بانی مبانی اور اسکے ایک مداح کا ذکر کرتا ہوں جس کی قوت امتیازیہ یہاں تک جواب دے چکی ہے کہ وہ باوجود اس دعوے کے کہ میں بہت بڑا ادیب ہوں اتنا بھی نہیں سمجھ سکتا کہ یہ مضمون کس کا لکھا ہوا ہے اور جس کی غیرت کا اب یہ حال ہو گیا ہے کہ زمیندار ایڈیٹر واضرب بعصاک الحجر میں عصا کے معنی "جماعت" پر جو ہمیشہ علامہ نورالدین کیا کرتے تھے - نصف کالم سے زیادہ اعتراض کرتا ہے اور بجائے اسکے کہ اسکا جواب دے محض اس بات پر اس ریویو کو سراہتا ہے کہ اسمیں اسکے ممدوح کے لئے کچھ تعریف کے الفاظ ہیں مسیح موعود جھوٹے ثابت ہوں کچھ پروا نہیں - مولانا نورالدین کے علم و فضل پر حرف آئے اور بالفاظ دیگر انہیں جاہل کہا جائے بلا ان بے غیرتوں کو کچھ پروا نہیں - ہاں اگر محمد علی کو عزیز الوجود بزرگ کہہ دیا جائے - تو یہ سب کچھ ہونا جائز تھا جائز ہے - پھر یہیں تک بس نہیں بلکہ اگر کوئی اسپر صدائے افسوس بلند کرے تو اُسے بھی کوسا جاتا ہے - صورت واقعہ یوں ہے کہ مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن نے مولوی محمد علی صاحب کے تفسیری نوٹوں پر ایک ریویو کیا اور اسمیں مندرجہ ذیل فقرات بھی تھے :-

"انہوں نے قرآن شریف اور مذہب اسلام کی خدمت کی ہے نہ کہ خالص مرزائیت کی مثلاً انہوں نے وبالآخرۃ ھم یوقنون سے اعمال کی جزا و سزا پر ایمان لانا ہی مراد لیا ہے - بعض دوسرے مرزائیوں کی طرح یہ نہیں کیا کہ وبالآخرۃ ھم یوقنون سے مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان لانا ثابت ہوتا ہے "

چونکہ یہ حملہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ پر تھا - اور وہی بالآخرۃ سے مسیح موعود کی صداقت پر استدلال فرمایا کرتے تھے - اسلئے ۱۰ - اپریل کے الفضل میں اسپر ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا گیا - ایڈیٹر صاحب وطن تو اسپر خاموش رہے مگر نورالدین اعظم کی وفاداری کا دم بھرنے والا جو ہمیشہ سر فروشی بیعت کا مدعی ہے اور جس نے آجتک کبھی عہد شکنی نہیں کی وہ اسپر بہت جز بز ہوا ہے اور بالآخرۃ سے مسیح موعود کی صداقت پر دلیل لانے کو مشرکانہ عقائد - بے موقع بلا ضرورت اور احمقانہ طور پر مسیح موعود کا ذکر کرنا قرار دیتا ہے - اور کہتا ہے - کہ مشرکوں کو مبارک ہے کہ ایک شرکانہ تعلیم دینے والا سرگرم کوشش ہے جو چاہتا ہے کہ شیعوں کی طرح علی علی ہر وقت زبان پر ہو (پیغام ۲۰ - اپریل صفحہ ۳)

ہم اسکے جواب میں سوا اسکے اور کچھ کہنا نہیں چاہتے کہ بالآخرۃ کے معنے پیچھے آنے والی وحی اگر مشرکانہ عقیدہ ہے اگر یہ بے موقعہ اگر یہ بلا ضرورت ہے اگر یہ احمقانہ حرکت ہے تو اس جرم کے پہلے مجرم وہی ہیں جنہیں کبھی تم اپنا محسن مخدوم اپنا آقا اور اپنے زمانہ کا عظیم الشان موحد و مفسر عالم و فاضل سمجھتے تھے - اور غالباً جس کے عشق کا بھی دعوے تھا - اسکا ترجمہ کردہ پارہ اول نکالو اور آنکھیں کھولکر دیکھو آیا اسکے معنے یہ کئے ہیں یا نہیں کہ پیچھے آنے والی وحی پر یقین رکھتے ہیں اور آیا حاشیہ پر یہ لکھا ہے یا نہیں کہ مانتے ہیں اس بعثت ثانیہ کو جو آخرین منہم کے لیے ہے (یعنی مسیح موعود راقم) اور الساعۃ الآخرۃ دیکھو سورۃ جمعہ پس اگر معترض میں شرم ہے تو وہ اپنی قلبی حالت پر غور کرے ہمیں مولوی محمد علی صاحب کے تفسیری نوٹوں سے کچھ غرض نہ تھی اور نہ ہم ان کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے تھے نہ چاہتے ہیں - جب وطن نے مولانا نورالدین کی تحریر پر ایک قسم کا حملہ کیا اور مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کی یہ خوبی بیان کی - کہ اسمیں وبالآخرۃ سے صرف اعمال کی جزا و سزا پر ایمان لانا مراد لیا ہے دوسرے مرزائیوں کی طرح مرزا صاحب پر ایمان لانا ثابت نہیں کیا - تو ناچار ہمیں نوٹس لینا پڑا اب اسپر سلسلہ احمدیہ کے دشمن کی حمایت کرتے ہوئے ہمیں مشرک کہنا - غیرت ایمانی و عصبیت قومی سے بالکل بعید تھا - اگر مسیح موعود کا ذکر شرک ہو گیا ہے تو وہ اپنے ممدوح کا وہ خط ہی پڑھ لے جو اس نے ایڈیٹر وطن کے نام مارچ ۱۹۰۳ء میں لکھا ہ:-

لیکن اگر ان کو خواہ مخواہ کی یہ ضرورت ہے کہ فلاں شخص کا اسمیں نام نہ ہو یا فلاں سلسلہ کا ذکر نہ ہو تو میں اس قسم کی کسی خواہش کو پورا کرنے کیلئے تیار نہیں × × × × × × × × × وجہ یہ کہ یہی شخص (مسیح موعود) ہے جس نے اس زمانہ میں اسلام کی عزت قائم کی اور اسکو زندہ مذہب ثابت کیا اور یہ دکھایا کہ اسلام کے کمالات اور اسکی برکتیں کسی ایک زمانہ تک محدود نہیں اگر ایسا ہوتا تو یہ مذہب بھی دوسرے مذہب کیطرح ایک مردہ مذہب ہوتا × × × پس اول بات جس کی حضرت مرزا صاحب تعلیم دیتے ہیں یہی ہے اور ان کا وجود اسکا عملی ثبوت اس زمانہ میں ہے اسکو نہ میں اور نہ کوئی اور احمدی جو اس رسالہ کا ایڈیٹر ہوگا کبھی چھوڑ سکتا ہے (محمد علی)

پھر ایک دوسرے خط میں لکھا ہے کہ :-

میں چونکہ علی وجہ البصیرۃ اس عقیدہ پر قائم ہوں اسلیے یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ اسلام کے فضائل اور اسکی خصوصیات کو بیان کرتے وقت میں اس بات کو چھپا لوں اور اس کا ذکر نہ کروں ایسا کرنا میرے نزدیک وہی نفاق ہے (مگر اب تو عین توحید ہے - ناقل) جس کے تعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان المنافقین فی الدرک الاسفل

من النار × × × اور نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا ایسا نہیں آسکتا کہ اسکو بدوں وساطت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبوت ملی ہو۔ (یعنی بوساطت وطفیل آنحضرت نبی آسکتا ہے لیکن آجکل تو وساطت شرک ہو گئی اور نبی آنا اسلام کی ہتک ہے ناقل)

پھر اخیر پر اسی خط میں لکھا ہے:۔

میں تو اس بات سے بھی حیران ہوں کہ ان باتوں کو الگ کر کے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ کیا اسلام غیر قوموں کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے (ایک ہی امتیازی نشان مذہب اسلام کا ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی برکات کا دروازہ ابد تک کھولا ہے ورنہ خالی قصے کسی مذہب کی سچائی ثابت نہیں کر سکتے اس اصول کو چھوڑ کر نہ توحید ہی ثابت ہوتی ہے (اب تو اس اصول کو چھوڑنا توحید ہے اور اسکی پابندی شرک۔ ناقل) نہ رسالت اسلام کی توحید کو پھر کیا فضیلت رہی یہودی بھی خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں اور برہمو وغیرہ بھی رسالت کا ثبوت اسلئے نہیں رہتا کہ رسالت کی غرض تو یہ تھی کہ رسالت کے چراغ سے دوسرے لوگ اپنے چراغوں کو روشن کریں اگر وہ نور جو نبی تک پہنچا ہے اسکا کوئی حصہ اسکی امت کو نہیں پہنچتا تو اسکی تعلیم سے کیا فائدہ اور اسکی رسالت کس طرح ثابت ہوگی یہی ایک امتیازی نشان اسلام کا ہے اور اسکو چھوڑ کر اسلام پیش کرنا عبث ہے (محمد علی)

غرض مسیح موعود کی زندگی میں تو معترض کے ممدوح کا بھی یہی مذہب یہی مسلک تھا۔ اور یہی خیالات جو الفضل ۱۸ اپریل کے لیڈر میں ہیں اسوقت تو مولوی محمد علی صاحب بھی ہمارے ہمنوا تھے اور یہی کہتے کہ بغیر ذکر مسیح موعود کے اسلام پیش کرنا عبث ہے اور بغیر اسکے نہ تو توحید ثابت ہو سکتی ہے اور نہ رسالت۔ لیکن اب یہ ذکر سم قاتل ہو گیا اب یہ ذکر شرک فی التوحید اور شرک فی الرسالت بن گیا۔ بہت خوب۔ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنا بھی چھوڑ دو۔ کہ یہ بھی آیت اذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یومنون کے خلاف ہے اور پورا کلمہ پڑھنے سے اس آیت کی زد میں آنا پڑتا ہے کیونکہ وہ جو منکر خلافت آدمی کی خود ساختہ توحید کا حامل ہے۔ اس کا اتباع ہر منکر خلافت کے لئے ضروری ہے ✦

حضرت خلیفہ ثانی کے خطبہ جمعہ پر اعتراض

۵ مارچ کے خطبۂ جمعہ میں ایک ایک فقرہ تھا چھت پر بغیر کسی سیڑھی کے نہیں چڑھا جاتا۔ اس سے ایک منکر خلافت استدلال کرتا ہے کہ بس پہلے خدا منوانا چاہیئے پھر رسول اور اسکے بعد مجدد کی باری آئے گی یہ نادان اگر حقیقۃ الوحی ایکبار دیکھ لے تو سمجھے کہ خشک توحید کسی کام کی نہیں کیونکہ اسکا قائل تو ابلیس بھی تھا بلکہ حقیقی توحید وہی ہے جس کا علم رسالت کی معرفت آئے انبیاء علیہم السلام خدا نما وجود ہوتے ہیں اور یہی وہ آئینے ہیں جن میں خدا اپنا چہرہ دکھاتا ہے پس جو خدا کو دیکھنا چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ وہ ان آئینوں میں دیکھے۔ جو ان آئینوں کی ضرورت نہیں سمجھتا یا ان کے بغیر خدا کو دیکھنے کا مدعی ہے وہ غلطی کرتا ہے اور جو خدا کو سیڑھی اور اسکے فرستادے کو چھت بناتا ہے وہ بے ادبی کرتا ہے تجربہ اور مشاہدہ مثبت ہے کہ انبیاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوتی ہے اور معترض کا ممدوح بھی مانتا ہے کہ "بعثت انبیاء کی غرض ہی یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان کراوے" پس اگر مسیح موعود ضرورت حقہ کے ساتھ آیا اور یہ بات درست ہے کہ ایمان ثریا پر چلا گیا تھا اور اسے یہی فارسی الاصل زمین پر لایا۔ تو یہی ضروری ہے کہ اب جو خدا پر ایمان لانا چاہے وہ مسیح موعود کے ذریعے ایمان لائے کیونکہ اسے خدا نے انت منی وانا منک فرمایا ایسا ہی جو خاتم النبیین کے دربار میں حاضر ہونا چاہتا ہے اسکے لیے بھی ضروری ہے کہ اسی کھڑکی کی راہ سے داخل ہو کیونکہ اسکے بغیر تمام دروازے بند کیے جا چکے ہیں۔ اصل مقصود **اللہ** ہے اور اسکی طرف پہنچنے کے وسائط انسان کے لئے محسوسات میں ہونے چاہئیں وہ خدا کے رسول اور کتابیں پھر ملائکہ ہیں اور جو اللہ کا محبوب بننا چاہتا ہے اسکے لئے **اتباع الرسل** ذریعہ ہے چنانچہ فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ دیکھو پہلے محمد رسول اللہ پر ایمان اور اسکا اتباع کرو جب جا کر اللہ کی محبوبیت حاصل ہوگی۔ دنیا اسوقت طوفان ضلالات میں غرق ہو رہی ہے انکو بچانے کا طریق یہ نہیں کہ انہیں اسی سمندر میں تیرنا سکھایا جائے اور جب تک تیرنے میں مشاق نہ ہوں نہ نکالا نہ جائے۔ بلکہ پہلے ضروری ہے کہ انہیں کسی کشتی میں بٹھا دیا جائے اور بعد میں تعلیم و ہدایت ہو پس اسوقت ضروری ہے کہ دنیا کا تعلق ایک آدمی سے ہو جو انہی کے جنس میں سے اور بلحاظ بشریت انہی میں کا ایک ہو اور پھر جب وہ اسکے حلقۂ اطاعت میں آجائیں تو پھر انہیں دین الحق کی مفصل ہدایات دیجائیں ✦

اخبار وطن کے ایک سوال کا جواب

ہمعصر وطن نے اپنی تازہ اشاعت میں لکھا ہے کہ اسکی تحریک پر جو روپیہ ریویو کے لئے قادیان میں بھیجا تھا وہ واپس نہیں کیا گیا۔ اگر واپس کیا گیا ہے تو فہرست شائع کر دیں۔ ہم کہتے ہیں کہ مولوی نثار احمد خان صاحب پہلے ان ناموں کی فہرست شائع کریں جنہوں نے وطن کی تحریک پر ریویو کے لئے قادیان میں روپیہ بھیجا۔ پھر ہم ثابت کر دینگے کہ جن لوگوں نے روپیہ واپس طلب کیا ہم انہیں واپس بھیج چکے ہیں۔ فی الحال چند فقرات ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء کے الحکم سے نقل کئے جاتے ہیں جو مولوی محمد علی صاحب کے لکھے ہوئے ہیں یہ آپکے اعتراض کے جواب میں کافی ہونگے :۔

آپ (ایڈیٹر وطن) میرے خط کو چھاپ دیں اور میں ان لوگوں کو ایک ایک پیسہ دیدونگا جو واپس مانگیں گے × × × وطن کے زیادہ اصرار کو دیکھ کر میں نے شیخ صاحب (عمر بخش) کا روپیہ بلا درخواست ہی واپس کر دیا ہے × × × ان دوستوں کے نام آپ کیوں نہیں لیتے جنہوں نے اس غلط فہمی کے نیچے قادیان میں امانت کا روپیہ بھیجا ہے کہ رسالہ کی ترتیب بدل گئی ہے × × × آپ غلط خیالی پر غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ اور اصل خطوط کو جو میں نے بھیجے ہیں شائع نہیں کرتے۔ تاجس شخص نے آپ کی تحریک پر روپیہ بھیجا ہو وہ واپس لے لیوے × × × بہر حال ہم جو کچھ آیا ہے سب کچھ واپس دیدینگے بشرطیکہ وہ صاحب جو لینا چاہتے ہیں خود لکھیں یا آپ کو اپنا وکیل کر دیں۔

پھر ۱۰ اپریل کے الحکم میں چھپا ہے :۔

میں کل روپیہ خواہ اسکی تعداد ایکہزار روپیہ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو ان لوگوں کو واپس ادا کر دینے کو طیار ہوں جنہوں نے وطن کی تحریک پر خریداری انگریزی میگزین کی منظور کی تھی ایسے خریداروں کو چاہیئے کہ براہ راست میرے ساتھ خط و کتابت کر کے روپیہ واپس منگوا لیں یا آپ کی وساطت سے آپ مجھے اطلاع دیں کہ ایسی رقم کتنی ہے تا کہ میں نیز دیگر منی آرڈر ارسال خدمت والا کروں۔ اشاعت اسلام کا کام خداوند تعالیٰ اپنے ہاتھ سے پورا کرنا چاہتا ہے پھر خدا کی مشیت کے برخلاف

غیر احمدیوں سے امید گناہ ہے (نور احمد وکیل)

اب ان تحریروں کے بعد کسی کا حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ عدم واپسی روپیہ کی شکایت کریں ہاں اگر کوئی ایسا شخص ہے جس نے یہ اعلان پڑھ کر روپیہ واپس منگوانے کی درخواست کی اور اسے بھیجا نہ گیا۔ تو اسکا نام شائع کیا جائے پھر ہم اسکے جوابدہ ذمہ وار ہیں۔ پھر یہ بھی بتانا چاہیئے۔ کہ کس قدر روپیہ ریویو کی امداد کے لیئے وطن کی تحریک پر آیا۔ اخبار بدر مورخہ ۱۲-اپریل ۱۹۱۰ء میں اعلان کیا گیا ہے کہ:۔

خان صاحب محمد عجب خان لکھتے ہیں کہ جس قدر روپیہ تحریک سے اپکے پاس آیا ہے وہ سب میں ادا کر دوں گا۔ مگر تعجب ہے کہ باوجود اشتہار کے وہ رقم صرف ... کی نکلی ہے

نیس ساڑھے سات روپیہ کے بچے جو واپس منگوانے والوں کو واپس بھی دیا جا چکا ہے اور اعلان بھی ہو چکا ہے کہ جو صاحب چاہیں واپس منگوالیں اور یہ اطلاع وطن میں چھاپنے کے لیئے بھیجی گئی اور اسکے شائع نہ کرنے پر احتراض بھی کیا گیا۔ تو اب مولوی انشاء اللہ خان صاحب اپنے اعتراض میں حق بجانب نہیں ہو سکتے ✦

حضرت اقدسؑ مجدد کن معنوں میں ہیں

یہ تو ہمارے دوست سن چکے ہیں کہ پیغامیوں کے نزدیک حضرت اقدس صرف ایک معمولی مجدد تھے

اب یہ سنیئے کہ مجدد کے کیا معنے ہیں۔ گورکھپور خواجہ صاحب کو کسی نے کہا کہ باتیں تو پرانی ہیں مگر آپ نئے طرز میں پیش کرتے ہیں۔ آپ تو مجدد ہیں۔ آپ کہنے لگے مرزا غلام احمد بھی اسی طرح مجدد تھے پس آج سے کوئی پیغامی اگر حضرت اقدس کو مجدد مانتے تو یہ تشریح کرا لینی چاہیئے کہ وہ کن معنوں میں مجدد مانتا ہے کیا صرف اسی لیئے کہ حضرت اقدس بات کو نئے پیرائے میں بیان کرتے تھے ✦

ایک رافضی کی تبرا بازی

۲۲-اپریل کا پیغام پڑھ کر بعض احباب کی حیرت مرفع ہو گئی ہوگی کہ باوجود فضل کے ایک پیغامی نے گالیوں میں کیوں کم حصہ لیا۔ اور وہ اب اعلان کرتا ہے کہ میری خاموشی کسی شرم و حیا یا شرافت کی وجہ سے نہ تھی بلکہ پیغام میں درج ہونے کے لیئے کافی سے زیادہ سامان پہنچتا رہا۔ تو خود لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ پھر وہ اپنی پچھلی بظاہر خموشی یا کم دخل دینے کی کسر مندرجہ ذیل تبرا بازی سے پورے کرتا ہے:۔ (۱) واقعہ پسند (۲) ناچ نچانے والے (۳) احمق (۴) تہی ظرف (۵) کمینہ فطرت (۶) خباثت باطنی کا اظہار کرنے والے (۷) خبیث المعدن (۸) کرہ ہوائی کو متعفن کر دیا (۹) ہولی کھیلنے والے (۱۰) شرارتوں والے (۱۱) بدبو پھیلانے والے (۱۲) پیشاب کی چھینٹیں شرفا کے کپڑوں پر ڈالنے کے کھیل (۱۳) بے ہودہ سرا (۱۴) پستی و ناشدنی پن (۱۵) شریر اور خبیث باطن (۱۶) شریر النفس اور دیوث (۱۷) گمراہ (۱۸) خبیث اور پلید کلام گو (۱۹) نااہل (۲۰) قتال اور بھانڈ (۲۱) بدمعاش۔

یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو اس سے صرف اختلاف رکھتے ہیں اور کوئی جوابی تحریر نہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ آپ یہ نصیحت بھی کرتے ہیں کہ تم

ذرا اس بات پر غور کرو کہ اس گالی گلوچ نے جماعت کی روحانیت کو کس قدر نقصان پہنچایا خدا کے لیئے اب کچھ کام کرو

اور جو کام آپ غیر سے کرانا چاہتے ہیں اسکا نمونہ میں اوپر دے چکا ہوں۔ حضرت خلیفہ اول سنایا کرتے تھے ایک شخص کی میرے پاس شکایت ہوئی کہ وہ گندی گالیاں دیتا ہے میں نے اس شخص کو بلایا۔ اور پوچھا کہ اس شکایت کی کیا اصلیت ہے تو وہ نہایت گندی گالی دے کر کہنے لگا کہ کون ---- میری نسبت ایسا کہتا ہے میری زبان تو گالیوں سے کبھی آشنا نہیں ہوئی حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں میں نے اسے کہا میں نے سمجھ لیا ہے۔ یہی حال اس تبرا باز کا ہے۔ جو دو تین کالم مضمون میں بائیس ۲۲ گندے الفاظ بولتا ہے، اور پھر دوسروں سے کہتا ہے کہ بھائی گالیاں نہ دو۔ دوسرا تعجب۔ مجھے یہ تھا کہ مسیح موعود کے صحیح درجہ کو مانکر تو کوئی شخص ابتلا میں نہیں آیا۔ اور یہ وفا کیشی کا مدعی خدا جانے کس وجہ جماعت مومنین سے نکلکر اخرج منهم الذين يدون کا مورد بنگیا ہے۔ مگر یہ تعجب جاتا رہا کیونکہ۔ یہ مسیح موعود کی منزلت کو ایک معمولی عالم امت محمدیہ کے برابر قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اسی بات میں اطاعت کرونگا جو اپنے نزدیک معروف سمجھونگا یا اپنے محدود علم کے رو سے صحیح حدیث کے مطابق جانونگا۔ اور مسیح موعود کی وحی کو اس حدیث کے مقابل میں بھی رد کر دونگا۔ جسے میں اپنے ناقص علم کے ذریعے صحیح سمجھوں۔ حالانکہ وہ سوچے اور غور کرے تو اسپر کھل جائے کہ اس زمانے میں ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ صحیح حدیث کونسی ہے اور نہ یہ جان سکتے ہیں کہ سنت متواترہ کونسی اور آیت قرآنی کے معنے کونسے ٹھیک ہیں۔ پس مسیح موعود بطور حکم ہیں ان کا قول و فعل ہمارے لیئے حجت ہے اور چونکہ آپ نبی کریم کی بعثت ثانیہ کے مظہر ہیں پس جو کچھ آپ بتاوینگے وہی کتاب و سنت کے مطابق ہے۔ جن دلایل سے ہم نبی کریم کے قول و فعل کو شرعی حجت سمجھتے ہیں انہی دلایل سے مسیح موعود کے قول و فعل کو شرعی حجت سمجھتے ہیں ہاں چونکہ آپ نئی شریعت نہیں لائے اسلیئے اسی شریعت پر ہمارا عملدرآمد ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر نازل ہوئی البتہ اگر کوئی امر مختلف روایات سے مشتبہ ہو جائے تو ہم مسیح موعود کے فیصلہ پر عمل کرینگے۔ چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں جیسا قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی اور جس کی سچائی اسکے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے (ایک غلطی کا ازالہ) اور فرماتے ہیں کہ جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلعم تک از قبیل اضغاث احلام وحدیث النفس نہیں ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک و منزہ ہے (نزول المسیح)

پھر جن دو وحیوں کی بنا پر معترض رسول اللہ کی اطاعت فرض سمجھتا ہے وہی دو وحیاں حضرت مسیح موعود کو بھی ہو چکی ہیں یعنی ما ینطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى (۲) ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله اور اس آخری وحی سے استدلال کر کے آپ لکھتے ہیں وہ مکالمات الٰہیہ جن سے مجھے مشرف کیا گیا ✦ قل ان كنتم تحبون الله الخ ان کو کہدو کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے محبت کرے **حاشیہ** یہ مقام ہماری جماعت کیلیئے سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اسمیں خداوند قدیر فرماتا ہے کہ خدا کی محبت اس سے وابستہ ہے کہ تم **کامل طور پر** پیرو ہو جاؤ اور تم میں ایک ذرہ مخالفت باقی نہ رہے۔ اور پھر فرماتے ہیں جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھیراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے" غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے پر اپنی وحی کو پیش کیا اور یہ الفاظ فرمائے۔ پس چاہیئے کہ پاک دل اسپر غور کریں ✦

اسرار روایا کربلا

یہ رسالہ منشی خادم حسین صاحب بھیروی نے لکھا ہے جسمیں واقعہ کربلا کی بہت سی روایات کا جو مرثیہ خوان سناتے ہیں بڑے بڑے علماء جلیل القدر و محققین کی شہادت و کتب معتبرہ شیعہ سے بے اصل و خلاف واقعہ ہونا دکھلایا گیا ہے نہایت مفید رسالہ ہے احباب ۱۰ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر تشحیذ الاذہان قادیان سے منگوالیں ✦

مسیح موعود

یہ رسالہ وفات مسیح ناصری اور صداقت مسیح موعود کے لیئے بہت کافی رسالہ ہے جو صاحب تبلیغ کرنا چاہیں وہ ۱ر محصولڈاک بھیجکر برادر سراج الدین پنجابی پارچہ فروش مقام سرسہ ضلع ال آباد سے منگوالیں ✦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بائبل کا راہِ نجات اور موجودہ مسیحی مذہب

(نوشتہ شیخ عبدالخالق صاحب نومسلم مقیم قادیان دارالامان)

خدا تعالیٰ کے مسیح ناصری نے کہا تھا کہ میری آمد ثانی کا زمانہ نوح علیہ السلام کے زمانہ کے موافق ہوگا۔ یعنی قبل طوفان جسطرح لوگ خوش و خرم دنیوی امور میں مشغول تھے اور انہیں کوئی فکر نہ تھا مسیح کی آمد ثانی کے وقت بھی لوگ دنیوی خواہشات و لذات کے ورے میں ڈوبے ہوئے ہونگے۔ لوقا ۱۷/۲۶ و متی ۲۴/۳۷

اب یہ امر ظاہر ہے کہ کسی ملک کے لوگوں کا امن و امان اور خوشی و راحت تب ہی قائم رہ سکتا ہے جس صورت میں کہ وہ ملک کسی اعلےٰ منصف و مدبر حاکم کی زیر حفاظت ہو۔ اور کوئی باضابطہ حاکم اس ملک میں اپنا ضبط باضابطہ قائم کرکے انصاف و عدل سے اپنی رعیت کو خوش و خرم رکھتا ہو۔ تمام لوگ عموماً اور علما لوگ خصوصاً جانتے ہیں۔ کہ نوح نبی کے وقت کا کوئی صحیفہ ہمیں اس وقت نہیں مل سکتا۔ اور نہ ہی کوئی قدیم تواریخ کی کتاب موجود ہے جس سے ہم یہ معلوم کرسکیں۔ کہ اس وقت کس شہنشاہ کی سلطنت کے زیر سایہ رہ کر نوح نبی کے وقت کے لوگ خوش و خرم اور بے فکر زندگی بسر کرتے تھے۔ کیونکہ جیسا ہم پہلے لکھ چکے۔ بغیر ایک باضابطہ گورنمنٹ کے کوئی ملک آرام اور امن میں نہیں رہ سکتا۔ اسلئے ضروری ہے کہ نوح کے وقت میں بھی کم از کم کوئی ایسا ملکی انتظام کرنے والا منتظم ہو۔ جو لوگوں کے امن و عافیت کا باعث ہوگا۔ مگر صرف مسیح ناصری کے مذکورہ کلمات لوقا ۱۷/۲۶ و متی ۲۴/۳۷ اور نیز کتاب پیدائش کے ساتویں آٹھویں ابواب سے یہ بات بوضاحت ثابت ہے کہ اس وقت ملکی انتظام بلاشبہ خاطر خواہ تھا۔ اب اس موجودہ زمانہ کا مقابلہ جبکہ خدا کا راستباز نبی احمد صلعم قادیانی دنیا پر منشرف فرما ہوا۔ اور دعویٰ کیا۔ کہ آنے والا مسیح موعود میں ہی ہوں نوح کے زمانہ ساتھ کیا جاوے۔ تو یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ بالکل نوح کے زمانہ سے ملتا جلتا ہے اور نہ صرف قرینہ چاہتا ہے بلکہ عقل سلیم کو اس امر کا تعین و اعتراف ضروری ہے کہ یہ زمانہ بھی بالکل نوح کے زمانہ کی طرح لوگوں کے واسطے بحیثیت مجموعی ایک خوشی و خرمی اور آزادگی بخش زمانہ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے راستباز نبی کی تصدیق کیواسطے اسکے آنے سے پہلے ہی اُس ملک پر جس میں کہ مسیح موعود نے آنا تھا۔ **ایک ایسی گورنمنٹ کو قابض کر دیا جو تمام دنیا کی گورنمنٹوں میں اپنا نظیر آپ ہی ہے** وہی ملک جس میں کہ مسیح نے آنا تھا ایک ایسی گورنمنٹ کے زیر حکومت ہے جو عدل و انصاف اور رحم و کرم میں دنیا کی تمام گورنمنٹوں میں اپنا نظیر نہیں رکھتی۔ غور کرنا چاہیئے کہ ہماری گورنمنٹ ایک ایسی گورنمنٹ ہے۔ جو کسی صورت میں بھی رحم و انصاف کو ایک لمحہ کے لیئے بھی ترک نہیں کرتی۔ کیا کبھی کسی نے یہ سُنا۔ کہ ہماری گورنمنٹ نے صرف اپنے فائدے کے واسطے ایک چیونٹی تک کو بھی تکلیف دی ہو۔ یا کبھی کسی گناہ کے واسطے بجز گنہ گار و مجرم کے کسی اور کو عمداً سزا دینا کیا معنی۔ پوچھا تک بھی ہو۔ بے شک ہماری گورنمنٹ وہی گورنمنٹ ہے جو صرف جرم کے ارتکاب کرنے والے مجرم کو سزا دیتی ہے لیکن اسکے دوسرے بے گناہ خویش و اقارب کی روزی برقرار رکھتی ہے۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے۔ کہ کہ ایک شخص نے چوری کی ہو۔ تو گورنمنٹ نے اس چوری کرنیوالے مجرم کی تمام قوم کے افراد کو سزا دی۔ ہرگز نہیں۔ یا کیا کبھی اس بات کی نظیر مل سکتی ہے کہ ایک شخص نے تمام عمر اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی اور گورنمنٹ کی خدمت میں دیانت و امانت سے بسر کی ہو۔ تو گورنمنٹ نے اسکے تمام قوم کے اشخاص کو وہی عزت و مرتبہ دیا ہو۔ جو صرف اسی کا حصہ تھا۔ ہرگز نہیں کیا کبھی کسی نے سُنا ہے کہ زید نے خالد کو قتل کیا ہو تو گورنمنٹ بکر و عمر کو پھانسی کی سزا دیوے ہرگز نہیں ہرگز نہیں کبھی نہیں۔

میرے دوستو۔ خیال کرنے کا مقام ہے۔ کہ جس صورت میں دنیا کی ایک عادل اور منصف مزاج گورنمنٹ یہ نہیں کرسکتی۔ یا نہیں کرتی۔ یا ایسا کرنا پسند اور موزوں نہیں۔ تو کیا خدا تعالیٰ جیسی اعلےٰ و مقدس **ابد الآباد** گورنمنٹ ایسا کرے گی۔ ہرگز نہیں کیونکہ دنیا کے تمام مذاہب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ایک ایسی ہستی ہے جو بذاتہ عادل و منصف ہے۔ چنانچہ یہی خدا تعالیٰ کے انبیا کیا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور کیا سیدنا محمد صلعم اور احمد صلعم قادیانی خدا تعالیٰ کی نسبت تعلیم پیش کرتے رہے مگر برا ہو جہالت اور کاہلی و سستی کا۔ جس نے بعض اقوام کے اہل مذاہب کو جب وہ دینی ترقی کرنے میں سُست اور کاہل ہوگئے یہ سکھلا دیا۔ کہ تم سب کے بدلے میں صرف ایک ہی نیکوکار اور راستباز کافی ہو۔ جس نے تمہارے واسطے اپنی جان دیدی چنانچہ آج اس زمانہ میں جبکہ صلیب کا جھنڈا تمام دنیا پر پھرا رہا ہے۔ کون اس بات سے ناواقف ہے۔ کہ یہی عقیدہ مسیحی مذہب کے پیروکاروں کا ہے کہ ہمارے لیئے اور ہمارے تمام گناہوں اور کمزوریوں کے لیئے صرف ہمارا ہادی مسیح یسوع ہی جو اپنی راستبازی میں صادق اور نیکوکاری میں کامل تھا۔ کچلا گیا اور شہید ہوا (یسعیاہ ۵۳ تا آخر تطبیق کرو عہد جدید) اور اسی کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے۔

مسیحی مذہب کی بنیاد بائبل پر اور خاصکر اسکے آخری حصہ یعنی عہد جدید پر ہے۔ چنانچہ عہد جدید کے اس حصہ کی کتاب میں جسے خطوط الرسل کہتے ہیں ایک کتاب میں یہ تعلیم پیش کی گئی۔ کہ سب نے گناہ کیا۔ اور خدا کے جلال سے محروم ہیں مگر اسکے فضل کے سبب اس مخلصی کے وسیلے سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستباز ٹہرائے جاتے ہیں۔ اسے خدا نے اسکے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔ رومیوں ۳/۲۳ و ۲۴

علاوہ ازین اور کئی کتب عہد جدید میں بھی تعلیم پیش کی گئی ہے۔ کہ مسیح یسوع پر ایمان لانے سے انسان تمام گناہوں سے نجات پا سکتا ہے۔ مگر یہاں پر سب سے پہلے جو سوال دل میں کھٹکتا ہے وہ یہ ہے کہ مسیح یسوع کا خون کیوں ایسا قیمتی شمار کیا گیا۔ جو کسی دوسرے نبی کے خون نے ایسا مول نہ پایا اسکی وجہ مسیحی مذہب یہی بتاتا ہے کہ بجز یسوع مسیح کے تمام لوگ کیا انبیا کیا رسول سب گنہ گار ہیں اور کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس نے گناہ نہ کیا ہو اور کامل اور صادق ہو۔ اور اب یہ امر ظاہر ہے کہ خدا نے ہمیشہ بے عیب برہ قربانگاہ کے مذبح پر لیجانے کا حکم دیا ہے۔ پس جو آخری مذبح الٰہی تھا اسکی قربانی کا برہ بھی جو جہان کے گناہ اٹھائے جاتا ہے یوحنا ۱/۲۹ بے عیب اور کامل و صادق ہونا۔ اور انسانوں میں وہ صرف مسیح یسوع ہی ہے۔ مگر بائبل ہمیں بتاتی ہے۔ کہ صرف مسیح یسوع ہی کامل و صادق نہ تھا بلکہ کئی اور خدا تعالیٰ کے بندے بھی کامل و صادق گزرے ہیں اور خدا تعالیٰ نے بھی انہیں کامل و صادق فرمایا ہے۔ چنانچہ ایوب نبی کی نسبت خدا تعالیٰ کا **الہامی** کلام یہ ہے۔ کہ عوض کی سرزمین

؎ آجکل یورپ اور امریکہ میں مختلف فرقہ جات ہیں۔ جو موجودہ بائبل کی کئی کتب کو الہامی تسلیم نہیں کرتے گو ہمارے تمام حوالہ جات تمام پراٹسٹنٹ اور اسکی شاخوں کے واسطے حجت قاطع ہیں لہذا پراٹسٹنٹوں کو ان کے تسلیم کرنے میں ایک ذرہ بھر کی بھی گنجائش نہیں (باقی حاشیہ دیکھو صفحہ ۸ پر)

میں ایوب نامی ایک شخص تھا اور وہ شخص کامل و صادق تھا اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا تھا ایوب کی کتاب ۱ پھر آیت ۸ میں لکھا ہے پھر خداوند نے شیطان سے کہا کیا تو نے میرے بندے ایوب کے حال کا غور کیا۔ کہ زمین پر اس سا کوئی شخص نہیں ہے۔ وہ کامل اور صادق ہے وہ خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے۔

پس ہم جو پوچھتے ہیں کہ اگر مسیح کا خون صرف اسی وجہ سے کہ وہ کامل اور صادق تھا۔ گناہوں سے نجات دے سکتا ہے۔ تو ایوب بھی کامل اور صادق ہے۔

اگر کہو کہ ایوب میں پدری وراثت والے گناہ کا خمیر موجود تھا۔ تو پھر چاہیئے کہ حضرات عیسائی خود اس الہام کرنے والے اپنے خدا سے پوچھیں کہ جس صورت میں کہ ایوب گناہ کے پدری وراثت کا رکھنے والا تھا۔ تو۔ پھر کیوں اسے کامل و صادق فرماکر مسیح یسوع کے ہمپلہ بنا دیا۔

اور اگر یہ کہا جاوے کہ ایوب مصلوب نہیں ہوا۔ اور نہ اس نے دعویٰ کیا۔ کہ میرا خون تمہیں گناہوں سے نجات دے سکتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ جس صورت میں دنیا میں یہ دیکھا جاتا ہے اور مشاہدہ و تجربہ پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ پرسی کا ہیڈک وہی کے دوا کھانے سے یا سر ٹکرا کر مر جانے سے نہیں جا سکتا بلکہ خود پرسی کے دوا کھانے سے جائیگا۔ تو کس طرح مسیح کے مصلوب ہونے سے اسکی امت کے تمام گناہ زایل ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے تمام انبیاء یہی کہتے رہے کہ ہرگز شریر کے بدلے راستباز نہیں مارا جائیگا اور راستباز کے بدلے شریر کبھی نہیں جیئے گا پھر کس طرح تم انبیاء کے ان الہامات کو رد کر سکتے ہو۔ چنانچہ حزقی ایل کو خدا کہتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کو کہ۔ کہ اگر کسی کا باپ جو ہے از بسکہ اس نے بے رحمی سے ستم کیا اور اپنے بھائی کو ظلم سے لوٹا اور اپنے لوگوں کے درمیان ایسا کام کیا۔ جو اچھا نہیں۔ دیکھ وہ اپنی ہی بدکاری میں مرے گا۔ پھر تم کہتے ہو۔ کہ کیوں۔ کیا بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھاتا ہے سو جبکہ بیٹے نے وہ جو شرع میں درست اور روا ہے کیا۔ اور اس نے میرے حکموں کو حفظ کیا۔ اور ان پر عمل کیا سو وہ یقیناً جیئیگا وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مرے گی بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھائے گا۔ صادق کی صداقت اسی پر ہوگی۔ اور شریر کی شرارت اسی پر پڑے گی ملاحظہ ہو حزقی ایل ۱۸/۱ تا ۲۰ مفصل رد کے واسطے دیکھو ۱۸/۲۱ تا ۳۲ کیسی فیصلہ کر دینے والی آیات ہیں۔ خدارا۔ اے تثلیثیو۔ غور کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام جو بذریعہ وحی و الہام حزقی ایل کو پہنچا۔ کسی طرح اس بات کا کہ مسیح کے مارے جانے سے ہم چنگے ہوئے رد کرتا ہے۔ دیکھو یہ کیسی نجات کا رستہ پیش کرتا ہے۔ جو عین فطرت کے مطابق اصول والے صادق مذہب اسلام مقدس نے پیش کیا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ۔

اگر شریر اپنی ساری خطاؤں سے جو اس نے کی ہیں باز آئے اور میرے سارے حکموں کو حفظ کرے اور جو کچھ شرع میں درست اور روا ہے۔ کرے۔ تو وہ یقیناً جیئے گا۔ وہ نہ مرے گا۔ اس کے سارے[ف۱] گناہ جو اسنے کئے محسوب ہونگے۔ اپنی راستبازی میں جو اسنے کی جیئے گا۔ حزقی ایل ۱۸/۲۱ و ۲۲

پھر غور کرو یرمیاہ نبی کی معرفت خدا کیا فرماتا ہے کہ جس سے کفارہ کا رد ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا آخری ایام میں یہ پھر نہ کہا جائے گا کہ باپ دادوں نے کچے انگور کھائے۔ اور لڑکوں کے دانت کھٹے ہو گئے۔ کیونکہ ہر ایک اپنی بدکاری کے سبب مرے گا۔ ہر ایک جو کچے انگور کھاتا ہے اسکے دانت کھٹے ہوں گے۔ دیکھو یرمیاہ ۳۱/۲۹ و ۳۰

بس بتاؤ۔ کہ کس طرح مسیح پر ایمان لانے والا اپنے گناہوں کے سبب نہ مرے گا۔ بتاؤ کس طرح ان کتب کو بائبل سے نکال باہر پھینکو گے۔

پھر خداوند یشعیاہ کی معرفت فرماتا ہے راستبازوں سے کہو کہ بھلا ہو گا کہ وہ اپنے کاموں کا پھل کھائیں گے۔ شریروں پر واویلا ہے کہ برا ہو گا۔ کیونکہ ان کے ہاتھوں کی کمائی انہیں ملے گی۔ دیکھو یشعیاہ ۳/۱۰ و ۱۱ آیت

پھر تورات کی کتاب استثنا میں یہوداہ قدوس موسے کو ظاہری شریعت کی نسبت حکم دے کر باطنی شریعت کی طرف اشارہ فرماتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نہ جائیں۔ نہ باپ دادوں کے بدلے اولاد قتل کی جائے۔ ہر ایک اپنے گناہ کے سبب ہی مارا جائے گا۔ استثنا ۲۴/۱۶ آیت اور بھی دیکھو۔ اور کفارہ کو ترک کرو۔ حزقی ایل ۳۳/۱۰ تا ۱۶ و سلاطین ع ۲ ۱۴/۶ و تواریخ ع ۲ ۲۵/۴ مگر خواہ کوئی لاکھ سر پٹکے ہزار بار سمجھائے قائلان تثلیث یہی کہے چلے جاتے ہیں۔ شریعت انبیاء تک[ف۲] ہے مسیح کے وسیلے خدا کی بخشش اور معافی ہے مگر یہ ہے۔ کہ شریعت جو ازروئے فلسفہ و منطق اور مشاہدہ و تجربہ ایک سچی اور پکی بات بتاتی ہے اسے ترک کر دیتے ہیں۔ اور بخشش جو صرف زبانی دعویٰ ہی دعویٰ اور حکایات سے زیادہ وقعت والی حکایت نہیں اسکو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس وقت عہد عتیق سارے کا سارا پس پشت پھینک کر عہد جدید کی پرچھائیں ہی ناپتے ہوئے آ رہے ہیں۔ اسی لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اس نفس مضمون کے ثبوت میں کوئی دلیل عہد جدید کی کسی کتاب سے بھی پیش کر کے اہل تثلیث کو بالکل ساکت کر دیں۔ اگر مان جائیں تو خدا کا قرب حاصل کر کے سچی روحانیت کی تسلی پائیں۔ اگر نہ مانیں۔ تو یہ پرچھائیں سراب و دری ثابت ہو۔

پس واضح ہو آپ کا رسول پولوس فرماتا ہے۔ اور مصیبت اور تنگی ہر ایک بدکار کی جان پر آئے گی۔ پہلے یہودی کی پھر یونانی کی مگر جلال اور عزت اور سلامتی ہر ایک نیکوکار کو ملے گی۔ پہلے یہودی کو پھر یونانی کو کیونکہ خدا کے ہاں کسی کی طرفداری نہیں۔ روم ۲/۹ تا ۱۱ پس دیکھو آپ کا رسول پولوس جس پر تمام پراٹسٹنٹ کلیسیا میں ناز کرتے ہیں وہ تو یہی فرماتا ہے کہ بدکار کو سزا ملے گی۔ ہر ایک نیکوکار خوش ہوگا اور وجہ یہ کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں پھر مسیح یسوع کا خون کس طرح بدکار کو بچائیگا غور کرو۔ سوچو۔ دنیا چند روزہ ہے۔

اب اس واحد حکیم خدا کی یسوع مسیح کے وسیلے (مگر اب مسیح موعود احمد صلعم قادیانی کے وسیلے سے) ابد تک تمجید ہوتی رہے۔ آمین روم ۱۶/۲۷ فقط۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶) کیونکہ پراٹسٹنٹ تمام تثلیثی چرچ موجودہ بائبل کی کتب کو الہامی تسلیم کرتے ہیں کیا تورات اور کیا صحف الانبیاء اور خود ان کے ہادی مسیح یسوع نے بھی تصدیق اس بارہ میں جو کہ چنانچہ فرمایا جتنی باتیں موسے کی تورات اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہونی ضرور ہیں۔ لوقا ۲۴/۴۴ پس تثلیثی یاد کریں کہ ہم اسی صحیفہ کے حوالہ کی حجت مکر رکھتے جس میں وہ خود مسیح کے دعوٰی کے اقتباس کے بارہ میں دلایل و پیشگوئیاں پیش کیا کرتے ہیں اور اسکے باہر نہیں جا سکتے

[ف۱] اب یورپین پادریوں کی وہ فلاسفی دوبارہ رکھو تو یہ۔ کہ ایک ہاتھ میں کاغذ ہے اور دوسرے میں روشنائی کی دوات۔ دوات کو ایک کاغذ پر انڈیل دیا اور کاغذ پر سیاہ دھبہ پڑ گیا پھر اسکے بعد دوات کو اس نیت سے توڑ ڈالا کہ آیندہ روشنائی کاغذ پر نہ گراؤں گا۔ مگر دوات کے توڑنے اور آیندہ روشنائی نہ گرانے کا ارادہ کرنا سابقہ روشنائی کے دھبہ کو دھو کر صاف نہیں کر سکتا۔ کیا ہو گی کیونکہ حزقی ایل ۱۸/۲۲ اس فلاسفی کا نہایت اعلیٰ طریقہ سے رد کرتا ہے۔

[ف۲] اہل تثلیث تورات اور صحیفوں کی پروا نہ کر کے کفارہ کی پناہ پکڑتے ہیں۔ مگر خود ان کا ہادی یسوع تورات اور نبیوں کی کتابوں کو مکمل کرتا ہے۔ اور منسوخ نہیں کرتا۔ متی ۵/۱۷ تا ۲۰ + + + + + +

+ + + + + + + + + + + + + + + + + +

دعوت الی الخیر

تبلیغ اسلام چودھری فتح محمد صاحب کا خط

سیدھے سادھے مسلمان ہر طرف سے تبلیغ

مسیح موعود کا ہر جگہ ذکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سیدی- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۵-تاریخ بروز سوموار-مغربی لندن کے تھیوسافیکل لاج میں میرا لیکچر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی سے ہوا-لیکچر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور زندگی کے حالات پر مشتمل تھا-لیکن ضمن میں احمدیہ سلسلہ کے متعلق بھی ذکر ہوا- اللہ تعالیٰ نے جو کامیابی مجھے ان لیکچروں میں عنایت فرمائی ہے- اسکے متعلق مجھے ذکر کرتے وقت حیا مانع ہوتی ہے-لیکن چونکہ بعض لوگوں نے یہ کوشش کی ہے کہ یہ مفید کام جو میرے ذریعے سے ہو رہا ہے رک جائے- اسلیئے اخلاقی رنگ میں مجبور ہوں کہ اسکا ذکر کروں- میں جہاں کہیں جاتا ہوں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر بھی کرتا ہوں- کامیابی کا نقشہ کھینچنے کے بجائے میں اس بات کو بیان کردینا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ جہاں کہیں میں لیکچر دیتا ہوں پہلے اسکے کہ وہ مجلس برخاست ہو لوگ مجھے دوبارہ بلوانے کا فیصلہ کرتے ہیں-چنانچہ اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا- پہلے اس کے کہ میں ان سے رخصت ہوں-ان کی مجلس کی سکرٹری نے جولائی کے مہینہ میں لیکچر دینے کے لیئے کہا اور فیصلہ ہوا کہ ۵-جولائی کو لیکچر ہو-لیکچر کا ہیڈنگ "قرآن شریف" ہوگا-میرے لیکچر کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے تھوڑی دیر تقریر کی- رسمًا یہ لوگ تعریف تو کرہی دیا کرتے ہیں-لیکن اس تقریر میں ایک فقرہ قابل غور تھا-

پریذیڈنٹ صاحب نے کہا کہ جو ہم نے سنا ہے اس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ "اسلام" عیسائیت سے بہت اعلےٰ مذہب ہے مغربی عیسائی لوگوں کے سامنے علے الاعلان ایسے خیال کا اظہار کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لا الٰہ الا اللہ کہنا مشکل تھا-لیکچر کے بعد گفتگو میں ان لوگوں نے اسلام سے اپنی جہالت پر افسوس کا اظہار کیا-اور مجھ سے دریافت کیا کہ کس طریق سے ہم لوگ اسلام سے صحیح واقفیت حاصل کر سکتے ہیں-اسکے لیئے میں نے پھر حضرت مسیح موعود کی کتاب ٹیچنگز آف اسلام پڑھنے کے لیئے کہا-اس خط کے ساتھ ہی کچھ اور خطوط[1] روانہ کرتا ہوں-انکا ترجمہ بھی الفضل میں شائع ہوجانا چاہیئے تاکہ احمدی احباب کو علم ہو کہ میں ایک سیدھے سادے مسلمان کی طرح اسلام کی تبلیغ کرتا ہوں اور کسی خاص طرز یا کسی خاص شخص کے قدم پر نہیں چل رہا-

اخبار الفضل میں حضور کی علالت طبع کا ذکر ہے- اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائے- امید کہ سردی کے کم ہوجانے سے طبیعت ٹھیک ہوگئی ہوگی-یہاں تو ابھی تک سردی چلی جاتی ہے-کل تمام دن برف باری ہوتی رہی-آج صبح لکھتے وقت ہاتھ سن ہوئے جاتے ہیں- حالانکہ کمرہ میں آگ بھی جل رہی ہے-میری آنکھوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب آرام ہے اس خط میں مسٹر اوڈناف کے ۲ خط بھی روانہ کرتا ہوں حضور اس عاجز کے لیئے بھی دعا فرمائیں والسلام (فتح محمد)

[1] ان خطوط کا ترجمہ انشاء اللہ کسی آیندہ اشاعت میں درج ہوگا- (ایڈیٹر)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہوا ہے-آپنے اسکے متعلق فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند، جالا، پڑبال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند کے لیئے نہایت مفید ہے- قیمت سرمہ اول فی تولہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا قیمت عہ روپیہ تولہ ہے **ترکیب استعمال** ممیرا اچھے پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کرکے آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاصکر جن کی آنکھیں گرمی کی موسم میں دکھتی ہوں ان کے لیئے بہت مفید واکسیر ہے ❊

سست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے- مقوی جمیع اعضا- نافع صرع- مشتہی طعام- قاطع بلغم مبلح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و نفخ خبیث فساد بلغم و قاتل کرم شکم وغیرہ کے لیئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں ❊

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم اور ہر رنگ مشہدی پشاوری بادامی سیاہ سفید- سوتی- ٹسری- صافے سفید ہر قیمت کے مل سکتے ہیں ❊

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپورہ

میدہ کی سیویاں بنانے کی مشین

یہ عجیب وغریب مشین ہمنے خاص و عام کی سہولت کے لیئے اپنے کارخانہ میں تیار کی ہے اسمیں میدہ باہر سے ہی ڈالا جاتا ہے بچہ سے لیکر جوان تک اسکا استعمال کرسکتا ہے-اس میں سیویاں ایک گھنٹہ کے اندر اندر ۲ سیر تک بن سکتی ہیں قیمت میں ارزان اور وزن میں بھی صرف ایک سیر ہے تاجروں کے لیئے خاص رعایت ہوگی- **قیمت** فی مشین چھلنیاں دو-موٹی اور باریک قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) علاوہ محصولڈاک ؛-

پتہ مستری فضل کریم مہاجر نجار مسیح موعود قادیان ضلع گورداسپور

تطمین براہین

حضرت مسیح موعود و مرسل یزدانی علیہ السلام کی تصانیف لطیف اور سلسلہ احمدیہ کے بزرگوں کی کتب محمد یامین احمدی **تاجر کتب قادیان** سے مل سکتی ہیں ؛-

ضروری تصحیح

وراثت کے نوٹ جو ۲۲-اپریل کے الفضل کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع ہوئے ہیں ان کے صفحہ ۲۳-کالم ۲-سطر ۲۶-۱ اسحق کی اولاد میں کی بجائے اسمٰعیل کی اولاد میں چاہیئے صفحہ ۲۴-کالم اول سطر ۵-میں بھی اسحق کی بجائے اسمٰعیل اور سطر ۱۷ میں بھی اسحق کی بجائے اسمٰعیل چاہیئے- یہ غلطی ضرور درست کر لی جائے ❊

کاتب کی ضرورت

ہمارے کارخانہ میں ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے جو عربی لکھنے کی مشق بھی رکھتا ہو- امیدوار اصحاب کو چاہیئے کہ وہ اپنے خط کا نمونہ چھپا ہوا بھی ارسال کرے- تنخواہ کا فیصلہ بعد ملاحظہ خط ہو سکتا ہے- درخواست [illegible] منیجر [illegible] الفضل

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا ۔

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

ہاں نیکوں کی اولاد کو مہلت دیجاتی ہے تاکہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ لیکن اگر وہ اصلاح نہ کریں۔ تو پھر انکی کوئی خصوصیت نہیں رہتی۔ اور نہ وہ کسی عذاب سے مستثنےٰ کئے جاتے ہیں۔ تو اے بنی اسرائیل تم اس بھروسہ پر نہ بیٹھے رہنا۔ کہ ہمارے باپ دادا بڑے نیکو کار گذرے ہیں۔ تم اب بڑے نہیں رہے۔ تمہیں ڈھیل دیگئی لیکن تم نے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ اس لئے اب تمہارے لئے موسیٰ۔ ابراہیم اور دوسرے انبیاء کی جو تم میں سے ہوئے ہیں۔ شفاعت نہیں قبول کی جائے گی۔ یا کسی قسم کا بدلہ یا مدد نہیں لی جائے گی۔ تمہیں فضیلت تمہاری نیکیوں کی وجہ سے دیگئی تھی۔ پھر تمہیں ڈھیل بھی دیگئی۔ لیکن تم نے اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اب خدا سے ڈرو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ تاکہ مصائب سے بچ سکو +

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

اور جب ہم نے نجات دی تم کو فرعونیوں سے جو تمہیں سخت عذاب دیتے تھے

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ

تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور

ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝

اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑا ابتلا تھا۔

اے بنی اسرائیل دیکھو۔ تم کو فرعون کی قوم سے بچایا تھا۔ جو تمہیں خطرناک عذاب دیتے تھے۔ ان کا عذاب کیا تھا۔ وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔ اور اس میں تمہارے لئے ایک بڑی بھاری آزمایش تھی تمہارے رب کی طرف سے +

اللہ تعالیٰ نے یہ اپنا ایک احسان بتایا۔ کہ جو تم سے ہم نے وعدہ کیا تھا۔ کیا اُس کو پورا کیا یا نہیں۔ فرعون کی قوم تمہیں دُکھ دیتی تھی۔ اس سے ہم نے تم کو بچایا تھا یا نہیں۔ یہاں یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم اور دوسری جگہ فرعون کے قول سے کہ سنقتل ابناءھم ونستحی نساءھم کی وجہ سے لوگوں کو یہ دھوکہ لگتا ہے کہ فرعون جو موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ وہ اسطرح کرتا تھا لیکن یہ غلط ہے۔ البتہ اس نے اس قسم کی دھمکی سے بنی اسرائیل کو ڈرایا تھا۔ ہاں اس کا باپ جس کا نام رامامسیس تھا۔ دوم ایسا کیا کرتا تھا۔ لیکن جو فرعون غرق ہوا ہے۔ اس کا نام غالباً منفتاح تھا۔ سو لڑکوں کو ذبح کرنا اور عورتوں کو زندہ رکھنے کا واقعہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے جانے سے قبل کا ہے۔ جب ان پر ظلم کی حد ہو گئی تو خدا تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کو بھیجا۔ جس نے ان کو بچالیا +

خدا تعالےٰ نے یہاں کیا ہی لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن شریف کے الفاظ کی جو ترتیب رکھی گئی ہے۔ اسمیں کسی تبدیلی کی گنجایش نہیں ہوسکتی خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم یعنی ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ رکھتے تھے تمہاری عورتوں کو۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ یذبحون رجالکم ویستحیون نساءکم یعنی تمہارے مردوں کو قتل کرتے اور عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔ حالانکہ ترتیب کے لحاظ سے یہی ہونا چاہیئے تھا کہ مردوں کے مقابلہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیاں ہوتیں۔ اسمیں یہ حکمت ہے کہ جو لڑکا قتل ہو جاتا ہے اُسکی وہی عمر رہتی ہے اور وہ باپ بننے کے درجہ پر نہیں پہنچ سکتا بلکہ بیٹا ہی رہتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اُسکی وہی حالت بیان فرمائی ہے اور چونکہ وہ لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ جو بڑی ہو کر عورت ہو جاتی تھیں۔ اس لئے انکی اصل عمر بیان فرمائی +

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک خوش طبعی مشہور ہے۔ کہ آپکے پاس ایک اعرابی آیا۔ اور اُس نے کہا کہ مجھے اونٹ دیجیئے تو آپنے فرمایا کہ تم کو اونٹنی کا بچہ دیا جائیگا اس نے کہا مجھے اونٹنی کے بچے کو کیا کرنا ہے مجھے تو اونٹ چاہیئے۔ آپنے فرمایا کہ کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا۔ تو اسی طرح سب مرد بچے ہی ہوتے ہیں لیکن محاورہ میں چھوٹی عمر والے کو بچہ کہتے ہیں۔ اور بڑے کو مرد۔ تو یہاں فرمایا یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم کہ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جو قتل ہو جاتا ہے وہ مرد نہیں بنتا بلکہ ابن کا ابن ہی رہتا ہے۔ چنانچہ ہم کہا کرتے ہیں کہ ہمارے باپ یا دادا یہ کام کیا کرتے تھے۔ لیکن جو ان کے بچے چھوٹی عمر میں مر گئے ہیں ان کو ہم نہیں کہتے کہ ہمارے ایک دادا صاحب تھے وہ بچپن میں ہی مر گئے تھے۔ ہم اس کو بچہ ہی کہینگے۔ گو رشتہ کے لحاظ سے وہ ہم سے بڑا ہی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ابناءکم فرمایا۔ اور لڑکیاں چونکہ زندہ رہکر انکی بیویاں بنتی تھیں اس لئے نساءکم کا لفظ رکھا ہے +

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ

اور جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑا پس ہم نے تم کو نجات دی اور

فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ

ہم نے فرعونیوں کو غرق کیا ایسے حال میں کہ تم دیکھ رہے تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے تم پر یہی احسان نہیں کیا تھا کہ فرعونیوں سے تم کو چھڑایا تھا بلکہ اور بھی احسان کئے تھے۔ یاد کرو جب تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا۔ اور تم کو اس سے نجات دی۔ اور آل فرعون کو غرق کر دیا۔ اور تم دیکھتے تھے +

یہ بھی ایک عظیم الشان فضل تھا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لیکر آئے۔ فرعون نے

ان کا تعاقب کیا۔ ان کو تو خدا تعالےٰ نے بچا لیا۔ لیکن فرعونیوں کو غرق کر دیا۔ واقع میں بادشاہ کے مقابلہ میں کسی کی کیا طاقت ہوتی ہے۔ کہ مقابلہ کرے۔ خدا کا فضل اور کرم ہی ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے ماموروں کو باوجود طاقت مقابلہ نہ رکھنے کے دشمنوں پر غالب کر دیتا ہے۔ تو خدا نے فرمایا کہ یہ تمہیں غرق ہونے سے بچانا اسی وعدہ کے ماتحت تھا جو ہم نے تم سے کیا تھا۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

اور جبکہ وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا پھر بنا بیٹھے تم

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ

بچھڑا اس کے بعد اور تم مشرک ہو گئے پھر

عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

معاف کیا ہم نے تمہیں بعد اس کے تاکہ تم شکر کرو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہمارے تو یہ احسان کہ فرعونیوں کی تکالیف سے تم کو نجات دی۔ پھر تم کو غرق ہونے سے بچایا۔ اور ان کو تمہارے سامنے غرق کر دیا۔ پھر تم میں سے موسیٰ نبی پر یہ احسان کیا۔ کہ ان سے چالیس راتوں میں کلام کرنے کا وعدہ کیا۔ تیس راتوں کا ایک دفعہ اور دس کا ایک دفعہ دونوں کو ملا کر چالیس راتیں ہوئیں لیکن تم نے اس کے مقابلہ میں یہ کیا۔ کہ موسیٰ ادھر کلام کرنے کیلئے گئے۔ اور ادھر تم نے ایک بچھڑا بنا کے پوجنا شروع کر دیا۔ اب تم ہی بتاؤ۔ کہ تم ظالم ہو گئے یا نہیں۔ اور کیا ہمارے عہد نامہ میں لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ کے الفاظ تھے یا نہیں؟ تھے اور ضرور تھے۔ سو اب جبکہ تم ظالم ہو گئے تھے۔ تو ہمارا حق تھا کہ اسی وقت ہم تمہیں چھوڑ دیتے۔ اور موسیٰ کے بعد تم میں کوئی نبی نہ بھیجتے۔ مگر پھر ہم نے تم کو معاف کر دیا۔ اس معاف کرنے سے ہماری غرض یہ تھی کہ تم شکر گذار ہو جاؤ۔

اربعین لیلۃً کے متعلق میں نے آریہ اور عیسائی اخباروں میں پڑھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ اللہ وعدہ خلاف ہے۔ پہلے اس نے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا لیکن پھر چالیس کا کر دیا۔ دراصل یہ انکی کم فہمی اور لاعلمی کی وجہ ہے۔ ورنہ اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ وعدہ خلافی تو یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص نے ایک چیز دینے کے لئے کوئی میعاد مقرر کی ہو۔ تو اگر وہ میعاد میں اختلاف کرے یا موعودہ چیز میں کچھ کمی کرے۔ تو یہ وعدہ خلافی کہلا سکتی ہے۔ مثلاً ایک شخص دوسرے کو کہے کہ تم کو دس دن تک پانچ روپے دونگا پھر اگر وہ بارہ دن میں پانچ روپے دے تو یہ وعدہ خلافی ہوگی۔ یا دس دن میں چار روپے دیدے تو بھی وعدہ خلافی ہے لیکن اگر وہ تیسرے ہی دن پانچ روپوں کی بجائے دس روپے دیدے۔ تو کیا اس پر لینے والا رونا اور پیٹنا شروع کر دے گا۔ کہ مجھ سے وعدہ خلافی کی گئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہو تو یہ اسکی حماقت ہوگی یہی بات موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ سے کس چیز کا وعدہ تھا۔ اگر آپ کو تیس راتوں میں کوئی عمارت بنا کر دینی تھی۔ یا کپڑے یا کھانے پینے کی کوئی چیز ملنی تھی اور وہ نہیں ملی۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ سے وعدہ خلافی کی گئی۔ کہ چالیس راتوں میں جا کر وہ چیز ملی ہے لیکن اگر آپ کو تیس راتوں کی بجائے چالیس راتوں میں زیادہ فائدہ حاصل ہوا ہے۔ تو اس کو وعدہ خلافی کہنا بہت ہی نادانی ہے۔ مجھے اس موقع پر یہ مثال بہت ہی پسند آیا کرتی ہے۔ کہ اگر لفٹنٹ گورنر یا وائسرائے کسی کو بلائے اور اس کو کہے کہ تم کو مجھ سے پندرہ منٹ گفتگو کرنے کی اجازت ہے لیکن جب وہ اس سے گفتگو کرنے لگے۔ اور اس کو ایسی پسند کرے کہ اس کو پندرہ منٹ کی بجائے آدھ گھنٹہ گفتگو کا موقع دیدے۔ تو وہ باہر آکر لوگوں کو یہ کبھی نہیں کہے گا۔ کہ مجھ سے وعدہ خلافی کی گئی ہے۔ بلکہ وہ تو فوراً اخباروں کو تاریں دے گا۔ کہ مجھ سے وائسرائے نے پندرہ منٹ کی بجائے آدھ گھنٹہ گفتگو کی۔ تو یہی حالت موسیٰ علیہ السلام کی تھی۔ کہ جب آپ کی محبت بہت ترقی کر گئی۔ تو خدا تعالےٰ نے تیس کی بجائے چالیس راتیں کر دیں۔ اس کو وعدہ خلافی کون کہہ سکتا ہے۔

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

اور جبکہ دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور کھلا فیصلہ تاکہ تم ہدایت پاؤ

اور ہم نے موسیٰ کو ان راتوں میں کتاب اور فرقان دیا۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور عہد نہ ٹوٹے۔ خدا تعالےٰ خود کسی سے عہد نہیں توڑتا۔ اور نہ ہی خدا کے پاک بندے خود کسی سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام محمد حسین بٹالوی کو ایک کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ تو نے ہی محبت کے درخت کو کاٹا ہے۔ میں نے نہیں کاٹا۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ

اور جبکہ کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ اے میری قوم تحقیق تم نے ظلم کیا

اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِئِكُمْ

اپنی جانوں پر اپنے بچھڑا پکڑ بیٹھنے سے پس رجوع کرو اپنے بنانیوالے کی طرف

فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ

پس قتل کرو اپنی جانوں کو یہ بات بہتر ہے تمہارے لئے تمہارے بنانیوالے کے نزدیک

فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

تب اُس نے رحم فرمایا تم پر تحقیق وہی بڑا رحم کرنیوالا اچھا اجر دینے والا ہے

اور اے بنی اسرائیل یاد کرو۔ اس وقت کو جبکہ موسیٰ نے تم کو کہا۔ کہ اے میری قوم تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ کہ ایک بچھڑے کے پجاری بن گئے ہو۔ پس تم جھک جاؤ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف۔ اور اپنی جانوں کو قتل کرو۔ یہ ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

تمہارے رب کے نزدیک۔ پس اگر تم اسی طرح کروگے۔ تو رب بھی تمہاری طرف جھک جائے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ کیونکہ وہ بڑا جھکنے والا۔ اور رحم کرنیوالا ہے +

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ثم عفونا عنکم من بعد ذٰلک لعلکم تشکرون۔ اور پھر فرماتا ہے کہ فاقتلوا انفسکم تو عفو اچھا ہوا۔ کہ مارنے کا حکم بھی دیدیا +

اس کا ایک جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ان سے وعدہ تھا کہ ظالموں کو ہم امام نہیں بنائینگے بلکہ نیکوکاروں کو بنائینگے۔ اس لئے جب انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کے وقت ظلم کیا۔ اور ظالم ہوگئے۔ تو پھر ان کا کوئی حق نہ تھا کہ ان میں سے کوئی نبی آتا۔ اور کسی پر کلام الٰہی نازل ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عفونا یعنی اس کے بعد بھی ہم نے تم میں سے نبی بھیجے اور اپنا کلام اُتارا۔ اور شریروں کو سزا بھی دیدی +

دوئم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا۔ کہ مشرکوں کو قتل کردو۔ چنانچہ توریت میں آتا ہے کہ خدا کے سوا جو کسی اور کو سجدہ کرے۔ اس کو قتل کردینا چاہیئے تو یہ فیصلہ ہوچکا تھا کہ سب کو قتل کردیا جائے۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی۔ اس لئے سب کو قتل نہ کیا گیا۔ اور اس طرح ساری قوم تباہی سے بچ گئی۔ اور شریروں کو اس طرح سزا بھی دیگئی کہ جو لوگ اس شرارت کے سرغنے تھے ان کو اکٹھا کیا گیا۔ اور جب وہ اکٹھے ہوگئے تو یہ حکم دیا گیا۔ جیسا کہ خروج باب ۳۲۔ آیت ۲۳ میں لکھا ہے۔ کہ خدا نے فرمایا کہ بھائی بھائی کو قتل کرے۔ اور ان کے رشتہ دار ہی ان کو قتل کریں۔ یہی ان کے لئے فتوبوا الیٰ بارئکم تھا۔ کیونکہ اپنے رشتہ داروں کو قتل کرنا بڑا مشکل کام ہوتا ہے +

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ

اور جبکہ تم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم ہرگز نہیں مانینگے تیری بات یہانتک کہ ہم دیکھیں اللہ

جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۝

کو کھلم کھلا تب پکڑا تمہیں کڑک نے جبکہ تم دیکھتے تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے تم پر ایسے احسان کئے تھے۔ تاکہ تم آیندہ شرارتوں سے باز آجاؤ۔ لیکن پھر ایک موقع آیا۔ جبکہ تم نے کہا۔ کہ اے موسیٰ اس وقت تک ہم ہرگز ایمان نہیں لائینگے۔ جبتک کہ اللہ تعالیٰ کو ظاہرہ طور پر نہ دیکھ لیں۔ پس تم پر بجلی گری اور تم دیکھ رہے تھے +

موسیٰ علیہ السلام نے بھی سوال کیا تھا کہ رب ارنی انظر الیک۔ اور انھوں نے بھی یہی کہا تھا۔ کہ نرى اللہ جھرۃ۔ تو ان کو سزا دینے والی بات ہی کونسی ہے؟۔ وہ یہ ہے۔ کہ انھوں نے کہا لن نومن لک حتی نرى اللہ جھرۃ اور موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی۔ اگر یہ بھی اسی طرح کہتے تو یہ کوئی بُری بات نہ تھی بلکہ یہ انکی نیکی گنی جاتی۔ کیونکہ ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرے اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ مگر انھوں نے تو کہا۔ کہ ہم ہرگز نہیں مانیں گے جب تک کہ خدا کو سامنے نہ دیکھ لیں۔ یہ تو انکی ایسی ہی بات تھی جیسا کہ ایک زمیندار ڈپٹی کمشنر سے ملنا چاہے۔ اور وہ کہے کہ جب تک ڈپٹی کمشنر میرے گھر پر آکر مجھ سے معاملہ نہیں طلب کرے گا۔ اور میں اس کو دیکھ نہ لوں گا کسی کو معاملہ نہیں دیتا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے اطاعت اور فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہوئے دیکھنے کے لئے عرض کی۔ لیکن انھوں نے فرمانبرداری اور تکبر سے کہا۔ اس لئے یہ سزا کے مورد ہوئے +

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝

پھر اُٹھایا ہم نے تمہیں بعد تمہاری موت کے تاکہ تم شکر کرو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پھر بھی ہم نے تم پر رحم کیا۔ اور تم میں روحانی تعلیم بھیج کر تم کو زندہ کیا۔ تاکہ تم شکر گذار بنو +

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

اور سایہ کیا ہم نے تم پر بادل کا اور اتارا تم پر من

وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا

اور سلوىٰ کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اس میں سے جو دیا ہمنے تمہیں

ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ۝

اور انھوں نے نہیں ظلم کیا ہم پر لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

پھر اور احسان کیا۔ کہ بادل بھیجے اور تمہارے لئے من اور سلوىٰ نازل کیا۔ تاکہ تم پاک چیزوں کو کھاؤ۔ اور تم نے ہمارا تو کوئی نقصان نہ کیا۔ اور نقصان کرہی کیا سکتے تھے لیکن تم خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ توریت میں ظللنا علیکم الغمام کا واقع من اور سلوىٰ کے واقع کے بعد لکھا ہے۔ جو کہ غلط ہے +

ظللنا علیکم الغمام کے یہ معنے کرنے کہ ہروقت ان پر بادلوں کا سایہ رہتا تھا۔ درست نہیں۔ کیونکہ ہروقت ابر کا رہنا تو بجائے نعمت کے مصیبت ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ جنگل میں رہتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی انھیں ضرورت تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے گھنگھور گھٹائیں ان پر برسائیں جن سے کھانے کی چیزیں پیدا ہوئیں۔ من کو توریت میں بٹیر لکھا ہے اور سلوىٰ کو کھمبیاں لکھا ہے +

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا ھٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا

اور جبکہ کہا ہم نے کہ جاؤ اس گاؤں میں پس کھاؤ اس میں سے جہاں سے تم چاہو کھلا۔ اور

الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ۝

داخل ہو دروازے میں فرمانبردار ہوکر اور کہو "دور گرانا" ہم معاف کردینگے تہاری خطائیں اور ہم زیادہ دینگے

اور پھر جب ہم نے کہا۔ کہ فلانے شہر میں داخل ہو جاؤ۔ اور با فراغت کھاؤ جہاں سے تمہارا دل چاہے لیکن یہ یاد رکھنا۔ کہ جب انسانوں کو دولت اور حکومت ملتی ہے۔ تو وہ نافرمان ہو جاتے ہیں۔ دوسرا شہروں میں بڑے بڑے گند ہوتے ہیں اس لئے تم جو اس میں داخل ہو۔ تو فرمانبردار ہو کر ہم سے دعائیں مانگنا۔ ہم تمہارے گناہوں۔ اور خطاؤں کو معاف کر دینگے۔ اور نیکی کرنے والوں کو ہم زیادہ بڑھائینگے +

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

پس بدل دی اُن لوگوں نے جنھوں نے ظلم کیا بات سوائے اسکے جو انھیں کہی گئی تھی

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

پس اُتارا ہم نے ان لوگوں پر جنھوں نے ظلم کیا عذاب آسمان سے

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

کیونکہ وہ بدکرداریاں کرتے تھے

مگر ہمارے اس حکم کو جو ظالم تھے۔ انھوں نے بدل دیا۔ اور بات کچھ کی کچھ بنادی پس اس لئے ہم نے جو ظالم تھے۔ ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ جو کہ ان کے فسق کی وجہ سے تھا۔ ورنہ ہم نے تو عہد کے پورا کرنے میں کوئی کمی نہ کی تھی

سورۂ بقرہ رکوع ہفتم

۶- اگست ۱۹۱۵ء

پچھلے رکوع میں اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل پر جو انعام فرمائے تھے وہ گنوائے ہیں اور یہ بھی بتایا ہے۔ کہ انھوں نے اس سلوک کے مقابلہ میں کیا کیا شرارتیں کیں۔ اب ایک اور انعام کیطرف اشارہ فرماتا ہے +

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

اور جبکہ پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پس ہم نے کہا مار اپنی چھڑی

الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ

پتھر کو۔ پس پھوٹ پڑے اس میں سے بارہ چشمے۔ تحقیق

عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ

جان لیا ہر ایک گروہ نے اپنا گھاٹ کھاؤ اور پیو

رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ

اللہ کے دیئے سے اور مت فساد کرتے پھرو زمین میں فسادی بن کر

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا۔ تو ہم نے کہا۔ کہ اپنے عصا کو فلاں پتھر پر مارو۔ اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ ہر ایک گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ لے لیا۔ ہم نے کہا۔ کہ تم کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے لیکن زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا ۱۴ جگہیں بنادی جاتی ہیں۔ تو خدا تعالےٰ بارہ چشمے نکال دیئے۔ جن سے بنی اسرائیل کی قوم نے جھٹ پانی پیا۔ اور پھر جنگ کے لئے روانہ ہو گئی +

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تم پر یہ احسان کئے کہ تم جنگل میں رہتے تھے۔ تم پر بارش اُتاری پھر من اور سلویٰ اُتارا۔ پھر پانی نکالا۔ اسکے مقابلہ میں تم نے کیا کیا +

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ

اور جبکہ تم نے کہا اے موسےٰ ہم ہرگز نہیں صبر کرینگے ایک کھانے پر

فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ

پس پکار ہمارے لئے اپنے پروردگار کو کہ نکالے ہمارے لئے اسمیں سے جو اُگاتی ہے زمین

بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ

اپنے ساگ اور ککڑیوں لہسن اور مسور اور پیاز سے

تم نے یہ کیا کہ جب موسیٰ نے تم کو کہا کہ جنگل میں رہو۔ اور من اور سلویٰ کھاؤ۔ پیو۔ اور کوئی کام کاج نہ کرو۔ تو تم نے کہا۔ کہ کیوں نہ ہم کام کاج کریں۔ یہ اتنی زمین پڑی ہے ہم کیوں زمینداری نہ کریں۔ اے موسیٰ اپنے رب سے ہمارے لئے دُعا مانگ کہ ہمیں کھیتی کرنے کی اجازت مل جائے۔ اور اپنے رب کو کہیے کہ ساگ ککڑیاں گیہوں اور مسور اور پیاز وغیرہ پیدا کرے۔ تاکہ ہم ان کو کھائیں۔ اس کے متعلق میرا یہ خیال ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم فرعون کے ماتحت رہکر ذلیل اور کمینہ خیالات کی ہو گئی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں چھوٹا ہوتا تھا تو ہمارے گھر ایک عورت جس کا نام بھانو تھا رہا کرتی تھی۔ وہ کہانیاں بیان کیا کرتی تھی کہ ایک بادشاہ تھا اس کے دانے ختم ہو گئے۔ وہ مانگنے کے لئے نکلا کہیں کسی نے اس کو کچھ نہ دیا۔ تو وہ کہنے لگا کہ ہم یہاں رہتے ہی نہیں تو اس عورت نے اپنی حیثیت اور خیالات کی تنگی کی وجہ سے بادشاہ کی حیثیت بھی ایک گداگر یا مفلس کی ایسی سمجھی۔ تو بنی اسرائیل کا ایسے خیالات کا اظہار کرنا اُن کی حد درجہ کی ذلت کا نتیجہ تھا۔ اُن کی حکومت اور بادشاہت کے قوےٰ مر چکے تھے بلکہ ان کے اس قسم کے خیالات بھی معدوم ہو چکے تھے اور وہ بالکل ذلت کی طرف جھک گئے تھے۔ ان کے خیال میں بادشاہت کی کوئی عظمت ہی نہ تھی اس لئے انہیں کوئی قدر نہ تھی۔ ان کے ذلیل ہونے کی حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ فرعون کے چہرہ پر نظر بھی نہیں ڈال سکتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اگر اس کے مُنہ دیکھنے کی جرأت کی۔ تو کوڑھی ہو جائینگے البتہ انہیں چند ایک آدمی ایسے تھے جو کہ حکومت کے ملازم ہونے کی وجہ سے کچھ اچھے خیالات رکھتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام بھی ان میں سے ہی تھے۔ حضرت موسیٰ نے اپنی

۱۴ ہر گروہ کو تمیز کی وجہ سے جدا اپنے پینے کی الگ الگ